بسم اللہ الرحمن الرحیم

چھ رکعات نوافل ایک سلام کے ساتھ ادا کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ چھ رکعت نوافل ایک ساتھ ادا کرسکتے ہیں؟ طریقہ ارشاد فرمائیں۔

جواب

دن کے نوافل ہوں یا رات کے، بہر صورت چار رکعتوں پر سلام پھیرنا افضل ہے، جبکہ چار رکعتوں سے زائد ایک سلام کے ساتھ نوافل پڑھنے کے حوالے سے یہ تفصیل ہے کہ:

دن کے نوافل میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعتوں سے زائد پڑھنا، اور رات کے نوافل میں ایک سلام کے ساتھ آٹھ رکعتوں سے زائد پڑھنا، ظاہرا مکروہ تحریمی (یعنی ناجائزوگناہ) ہے۔

اس تفصیل سے واضح ہوا کہ ایک سلام کے ساتھ چھ نوافل پڑھنے کا حکم دن اور رات کے اعتبار سے مختلف ہے، اگر دن میں پڑھ رہے ہوں تو چھ رکعتیں ایک سلام کے ساتھ نہیں پڑھ سکتے، اور رات کے نوافل پڑھ رہے ہوں، تو چھ رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں لیکن خلاف افضل ہے۔

نیز یہ یاد رہے کہ! نوافل جب دو سے زائد پڑھے جائیں، خواہ وہ دن کے ہوں یا رات کے، بہر صورت آخری قعدے کی طرح پہلے والے قعدوں میں بھی درود شریف پڑھا جائے، اور اگلی رکعت میں ثنا اور تعوذ بھی پڑھا جائے۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے "(وتكره الزيادة على أربع في نفل النهار، وعلى ثمان ليلا بتسليمة) لأنه لم يرد (والأفضل فيهما الرباع بتسليمة)" ترجمہ: دن کے نوافل میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے، اور رات کے نوافل میں ایک سلام کے ساتھ آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے، کیونکہ (اس سے زیادہ پڑھنا) وارد نہیں ہے۔ البتہ دن اور رات دونوں میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعت پڑھنا افضل ہے۔

"لأنه لم يرد" کے تحت ردالمحتار میں ہے "أي لم يرد عنه صلى الله عليه وسلم أنه زاد على ذلك. والأصل فيه التوقيف كما في فتح القدير: أي فما لم يوقف على دليل المشروعية لا يحل فعله بل يكره أي اتفاقا كما في منية المصلي أي من أئمتنا الثلاثة، نعم وقع الاختلاف بين المشايخ المتأخرين في الزيادة على الثمانية ليلا، فقال بعضهم لا يكره وإليه ذهب شمس الأئمة السرخسي وصححه في الخلاصة، وصحح في البدائع الكراهة. قال: وعليه عامة المشايخ، وتمامه في الحلية والبحر" ترجمہ:

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ منقول نہیں کہ آپ نے ایک سلام کے ساتھ اس سے زیادہ رکعات ادا فرمائی ہوں۔ اس میں اصل یہ ہے کہ عبادات توقیفی ہیں، جیسا کہ فتح القدیر میں ہے؛ یعنی جس عمل کی مشروعیت پر کوئی دلیل موجود نہ ہو، اس کا کرنا جائز نہیں بلکہ مکروہ ہے، ہمارے تینوں ائمہ (امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ) کا اس پر اتفاق ہے۔ جیسا کہ منیۃ المصلی میں ہے۔ ہاں! بعض متاخرین مشائخ کے مابین رات کے نفل میں ایک سلام کے ساتھ آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہوا۔ بعض حضرات نے کہا کہ یہ مکروہ نہیں ہے، اور امام شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسی کو اختیار کیا، اور خلاصہ میں اسی کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ لیکن بدائع الصنائع میں کراہت کی تصحیح کی گئی ہے، مصنف فرماتے ہیں کہ: جمہور مشائخ اسی پر ہیں، اور اس کی مکمل بحث حلیہ اور بحر الرائق میں مذکور ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، جلد 2، صفحہ 550، 551، مطبوعہ: کوئٹہ)

امام اہلسنت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "واضح رہے کہ نوافل مطلقہ میں ہر دو رکعت نماز جداگانہ ہے، تو جتنی رکعات ایک نیت سے پڑھی جائیں ہر قعدے میں التحیات کے بعد درود و دعا سب کچھ ہو، اور ہر تیسری کے آغاز میں: سبحانک اللّٰھم و اعوذ (ثناء و تعوذ) بھی ہو۔ ثم اقول: ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالی عنہم کے نزدیک ایک نیت میں دن کو چار رکعت سے زیادہ مکروہ ہے اور رات کو آٹھ سے زائد وظاھر اطلاق الکراھۃ کراھۃ التحریم وقد نص فی ردالمحتار علی انہ لایحل فعلہ۔ (کراہت کو مطلق رکھنے سے ظاہر یہ ہے کہ یہ کراہت تحریمی ہے، اور ردالمحتار میں اس بات کی صراحت فرمائی ہے کہ اس طرح کرنا، جائز نہیں ہے۔)" (فضائل دعا، ص 305، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے "دن کے نفل میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعت سے زیادہ اور رات میں آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے اور افضل یہ ہے کہ دن ہو یا رات ہو چار چار رکعت پر سلام پھیرے۔" (بہار شریعت، ج 1، حصہ 4، ص 667، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اسی میں ہے "جو سنت مؤکدہ چار رکعتی ہے اس کے قعدۂ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھے اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا تو سجدۂ سہو کرے اور ان سنتوں میں جب تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوا تو سُبْحٰنَکَ اور اَعُوْذُ بھی نہ پڑھے اور ان کے علاوہ اور چار رکعت والے نوافل کے قعدۂ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھے اور تیسری رکعت میں سُبْحٰنَکَ اور اَعُوْذُ بھی پڑھے، بشرطیکہ دو رکعت کے بعد قعدہ کیا ہو ورنہ پہلا سُبْحٰنَکَ اور اَعُوْذُ کافی ہے۔" (بہار شریعت، ج 1، حصہ 4، ص 667، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد بلال عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5213

تاریخ اجراء: 10 صفر المظفر 1448ھ/25 جولائی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net